ان کی اہم تصنیفات درج ذیل ہیں:

(۱) **اهتمام المحدثين بنقد الحديث سند او متناو دحض مزاعم المستشرقين**

(۲) **تحفة الكرام شرح بلوغ المرام**

(۳) **فيوض العلام على تفسير آيات الاحكام**

(۴) **تيسير الرحمٰن لبيان القرآن** (اردو)

(۵) **السلسلة الذهبية للقرأة العربية**

ظَرُف وَظُرَفاء

(۱) دخل اللصوصُ بيت احد الظُّرفاءِ يطلبون شيئًا يسرقونه فلم يجدوا شيئًا يأخذونه فقال لهم: ان الذى تطلبون منا فى الليل قد طلبناه فى النهار فما وجدناه. فولوا الادبار خجلين.

(۲) اشترى احد البخلاء دارا و انتقل اليها فوقف ببابه سائلٌ فقال له البخيل: يفتحُ الله عليک، ثم وقف ثانٍ فقال له: يرزقک اللّٰه، ثم وقف ثالثا فقال له: ان اللّٰه يرزق من يشاء، فالتفت الى ابنته فقال لها: ما اثر المتسولين فى هذا الحيِّ، فقالت: ما دامت الأُعطيات على هٰذا المنوال يا أبى فلا بأس علينا.

(۳) سار احد البخلاء فى طريقه و معه ولده الصغير فاجتازتهُما جنازة و معها امرأة تبكى و تقول: سيذهبون بک الى بيت لافراشَ فيه ولا غطاء ولا خبز فيه ولا ماء فقال الولد لابيه : يا ابى الى بيتنا يذهبون.

(۴) قدم اعرابىٌّ من اهل البادية على رجل من اهل الحضر فانزله و كان عنده دجاجٌ كثيرٌ وله امرأة و ابنان وابنتان، قال لامرأته: اشوى دجاجة و قدِّميها لنا لنتغدّى بها. فلمّا حضر الغداءُ دفع الرجل الى الاعرابيِّ الدجاجة فقال: اقسمها بيننا. يريد

بـذلک أن يـضـحک مـنـه. قال: لا احسن القسمة. فان رضيتم بقسمتی قسمتُ بينكم. قالوا: فانا نرضى. فاخذ رأس الدجاجة فقطعه ثم ناوله الرجلُ و قال: الرأس للـرئيـس، ثـم قـطـع الجناحين و قال: والجناحان للابنين، ثم قطع الساقين و قال: السـاقان للابنتين، ثم قطع العجز و قال: العجز للعجوز ثم قال: الزّورُ للزائر. فاخذ الـدجـاجة بـاسرها، فلما كان من الغد قال لامرأته: اشوی لنا خمس دجاجات فلما حـضـر الغداء، قال: اقسم بيننا قال: اَظُنُّكم قد وجدتم من قسمتی امس. قالوا: لا، لـم نجد فاقسم بيننا، فقال: شفعًا او وترًا؟ قالوا: وِترا، قال: نعم، انت و امرأتک و دجاجة ثلاثة، و رمى بدجاجة، قال: و ابناک و دجاجة ثلاثة، و رمى الثانية ثم قال: و ابـنـتـاک و دجـاجة ثلاثة. و انا و دجاجتين ثلاثة. فاخذ الدجاجتين اليه و قال: ما تـنـظـرون؟ لعلكم كرهتُم قسمتی، الوتر ما تجيئی الا هٰكذا. قالوا: فاقسمها شفعا: فـقبضهن اليه، ثم قال: انت و ابناک و دجاجة اربعة، ورمى اليه بدجاجة، والعجوز و ابـنـتـاهـا و دجـاجة اربـعة و رمـى اليهـن بدجاجة، ثم قال: و انا و ثلاث دجاجات اربـعة وضـمَّ اليـه ثـلاث دجـاجات ثم رفع رأسه الى السماء و قال: الحمد للّٰه انت فهّمتَنی اياها.

(القراء ة العربية للقمان السلفی)

حل لغات

ظرف و ظرفا	-	ظریف، پُرمزاح
اللصوص	-	(لص کی جمع) چور
فولوا الادبار	-	وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے
خجلین	-	شرمندہ ہو کر
سائلٌ	-	فقیر
التفت (افتعال)	-	متوجہ ہوا
المتسولین	-	بھکاری
المنوال	-	طرز، طریقہ
اجتازتهما (افتعال)	-	ان دونوں کے قریب سے گزرا
اهل الحضر	-	شہری
اشوِیُ (ض)	-	تلو، بھونو
الغداء	-	دن کا کھانا
اِقسِم (ض)	-	تقسیم کرو
القسمة	-	تقسیم
ناوَلهٗ	-	اس کو کھالیا
الجناحین	-	دونوں پَر
الساقین	-	دونوں ٹانگیں
العجُزُ	-	سرین
الزورُ	-	سینہ
الزائر	-	زیارت کرنے والا، مہمان

شفعًا	-	جوڑا
وترًا	-	ایک ایک کر کے
رمیٰ (ض)	-	پھینک دیا
لعلكم كرهتم	-	شاید تمھیں ناگوار گزرا
ماتجئ (ض)	-	نہیں آسکتی ہے
فهّمتني (تفعيل)	-	آپ نے مجھے سمجھایا

﴿التمرين﴾

(ا) درج ذیل سوالوں کے جواب عربی میں لکھیے۔

۱- في بيت من دخل اللصوص؟

۲- ماذا كانوا يطلبونه؟

۳- هل وجدوا شيئًا؟

۴- ماذا قال لهم الظريف؟

۵- كيف ولوا الادبار؟

۶- كم سائلا زاروا البخيل؟

۷- ماذا قال البخيل لا بنته؟

۸- بماذا اجابت البنت؟

۹- لماذا كانت المرأة تبكي؟

١٠- ماذا قال الولد لابيه؟

١١- كيف اخذ الزائر ثلاث دجاجات؟

(٢) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیے۔

☆ جس چیز کو تم لوگ رات میں تلاش کر رہے ہو اُسے ہم نے دن میں تلاش کیا۔

☆ جب ہمیں نہیں ملا تو تم کو کیسے ملے گا؟

☆ ظریف کی یہ بات سن کر چور شرمندہ ہو کر فرار ہو گیا۔

☆ اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

☆ اس محلّہ میں کس قدر بھکاری ہیں۔

☆ ایک بخیل اپنے چھوٹے بیٹے کے ساتھ کہیں جا رہا تھا۔

☆ ان دونوں کے قریب سے ایک جنازہ گزرا۔

☆ ایک عورت رو رہی تھی اور کہہ رہی تھی۔

☆ تجھے ایک ایسی جگہ لے جا رہے ہیں جہاں نہ کھانا ہے، نہ پانی ہے، نہ اوڑھنا ہے، نہ بچھونا ہے۔

☆ لڑکے نے حیرت سے پوچھا: ابا جان کیا یہ اس کو ہمارے گھر لے جا رہے ہیں؟

☆ ایک دیہاتی نے ایک شہری کی زیارت کی۔

☆ شہری نے اس کو اپنے پاس ٹھہرایا۔

☆ اس کی بیوی نے اس کی ضیافت کے لیے ایک مرغی پکائی۔

(٣) خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے۔

☆ ان رضيتم بقسمتي .... بينكم.

☆ ثم قطع .... و قال الساقان للابنتين.

☆ فاخذ الدجاجة ....

☆ اشوى لنا .... دجاجات.

☆ اقسم بيننا فقال .... او وترا.

☆ العجوز و ابنتاها و .... اربعة.

☆ و انا و .... دجاجات اربعة.

الزور باسرها الساقين ثلث دجاجة خمس قسمت شفعا

(۴) اپنی یادداشت سے تین لطیفے عربی میں لکھیے۔

(۵) درج ذیل جملوں کی تشریح کیجیے۔

☆ ولوا الادبار خجلين.

☆ فقال الولد لابيه: يا ابى الى بيتنا يذهبون؟

☆ الرأس للرئيس.

سفرنامہ

سفرنامہ علمی و ادبی اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ واحد صنف ادب ہے، جس کا تقریباً تمام اہم معاشرتی علوم سے گہرا تعلق ہے۔ مؤرخوں، سوانح نگاروں اور جغرافیہ دانوں نے اس صنف سے بہت فائدہ اٹھایا ہے اور اسی وجہ سے دنیا کی تمام بڑی چھوٹی زبانوں کے ادبیات میں سفرناموں کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ اس اعتبار سے سفر کی معنویت اسی وقت اُجاگر ہوتی ہے جب مسافر اپنے سفر میں دوسروں کو بھی شریک کر لے۔ سفر میں دوسروں کو شریک کرنا اسی وقت ممکن ہے جب سفر کے تمام تجربات و مشاہدات کو اس طرح بیان کیا جائے کہ سفرنامہ پڑھنے والا ذہنی طور پر انھیں راستوں اور گزرگاہوں پر خود کو پائے، جن سے سفرنامے کا مصنف گزرا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ حالات و واقعات کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے اور گرد و پیش کی پھیلی ہوئی دنیا کے رازوں کو جاننے کی بے پناہ صلاحیت رکھتا ہو۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ سفرنامہ نایاب و بیش قیمت معلومات کا گنجینہ ہوتا ہے۔ ان میں بہت سی معلومات ایسی ہوتی ہیں جو کسی دوسرے ذریعہ سے حاصل نہیں ہوسکتیں۔ اس اعتبار سے عربی میں ابن بطوطہ کا سفرنامہ **تحفة النظار** ایک عہد آفریں کارنامہ ہے۔

عربی میں سفرناموں کی روایت دوسرے اصناف ادب کی طرح ترقی پذیر رہی۔ چنانچہ نویں، دسویں صدی عیسوی میں بعض سفرناموں کا پتہ چلتا ہے۔ دسویں صدی عیسوی میں ابن حوقل بغدادی اور المقدسی (صاحب **احسن التقاسیم**) بارہویں صدی عیسوی میں ابو حامد محمد المازنی اور ابوالعباس احمد بن محمد اور تیرہویں صدی عیسوی میں یاقوت الحموی اور ابن جبیر کے سفرناموں کو پذیرائی حاصل ہوئی۔ اسی طرح ہندوستان میں عربی میں سفرنامے لکھے گئے، جن کی علمی و ادبی قدر و قیمت مسلّم ہے۔ اس ضمن میں علی خاں ابن معصوم کا سفرنامہ **سلوة الغریب و اسوة**

العریب جغرافیائی، سوانحی اور خالص ادبی نقطۂ نظر سے بہت دلچسپ ہے۔ یہ سفرنامہ ۱۷ویں صدی عیسوی کی تصنیف ہے۔ جدید دور میں بھی کئی وقیع سفرنامے لکھے گئے، جن میں نواب صدیق حسن خاں کی **رحلة الصدیق الی البیت العتیق** ایک نہایت دلچسپ اور معلومات افزا سفرنامۂ حج ہے۔ اسی طرح سید ابوالحسن علی ندوی کی **مذکرات السائح** کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ اسی کتاب سے ماخوذ ایک اقتباس شامل درس ہے۔ مصنف کے حالاتِ زندگی درسی کتاب ''عربی زبان وادب کی تاریخ'' میں تذکرۂ مشاہیر کے تحت درج ہیں۔

زيارة الريف المصرى

وكانت هٰذه اوّل مشاهداتى للريف المصرى فما شعرت الا و انا فى الهند، و كأن الـحياة التى كنا نشاهدها والارض التى كنا نقطعها ليست لها صلة بالقاهرة هٰذه فى غاية المدنية والرفاه والترف والنظام و تلك فى نهاية الفقر والبؤس والاهمال.

وجود التفاوت العظيم فى درجات المعيشة خطرعظيم

ان وجـود هـذا التـفـاوت العظيم فى درجات المعيشة والمدنية والثقافة فى شعب واحـد و فـى مسـافة قـريبة. بـل تلاحظه فى مدينة واحدة بل فى حى من احياء البلد. خطر عـظـيـم عـلـى الامة والبـلاد، وهـو الـذى يمهد الارض و يفتح الطريق لثورات اقتصادية و مـوجـات شيـوعية و وصـلـنـا الـى مـنـزل الحاج عطية البهواشى فاذا هو قصر فخم جديد سـمـعـت فـى الـقاهرة أنه انفق عليه خمسة و عشرين الف جنيه، و خرجنا الى المسجد و صـلـيـنـا الـجمعة، و قد خطب و صلى بالناس صديقنا السيد على محمود الشريف و اعلن عـن خطبتى فقمت و تكلمت بما حضرنى و فسرت سورة العصر ولم انته من خطبتى الا و انهال الناس علىّ و تدافعوا و كل يريد ان يصافحنى حتى خفت انى اسقط من الزحام.

الاحتفاء بالضيف المسلم فى الريف

و دعوت اللّٰه ان يحقق ظنهم ولا يخزينى فى الآخرة، و آمنت بنفوذ الدين وقوة سلطانه على القلوب والارواح، فأنا من الهند و هؤلاء من مصر لا تربطنى بهم الا رابطة الدين، ولكنّهم كانوا يقابلوننى باخلاص و روح لا يقابل بها غريب فى بلاد على هذه الكرة الارضية، وما ذاك الا بدافع الدين و قوته.

مواد خامة ضائعة

و خرجت متاثرا بما رأيت من احتفاء الناس بأخيهم المسلم و سلامة طبعهم و حسن نياتهم، وحدثت الجماعة بهذا و قلت: ايها السادة عندكم مواد خامة من احسن ما توجد فى الدنيا ولكنها ضائعة مهملة، لا تجد من يوجهها توجيها صحيحا، و ينتفع بها، و أيّدنى الاستاذ جلال بك و قال: تجولت فى بلاد الشرق و الغرب، و كانت لى جولات فى أوربا، ولكن ما رأيت احسن وانظف و اصلح و اقوى روحا و ايمانا من الشعب الذى يسكن فى الارياف، ولكنا مصابون بمركب النقص و قد فقدنا الثقة بانفسنا و امتنا. فلا نزال نستهين بقيمتها و نحتقرها و نُجلُّ الشعوب الاوربية، واللّٰه ما رأيت عندها من النظافة وسلامة الطباع و قوة الايمان والمواهب الفطرية ما رأيت عند المسلمين الفقراء و الطبقات العامة فى اريافنا، و ذكره بتفصيل و دليل، ثم تكلمنا فى طرق الانتفاع بالشعب والجمهور، فشرحت لهم طريق الدعوة الدينية فى الهند والاتصال بطبقات الشعب و تعاون الطبقة المثقفة والمرفهة فى سبيل نشر الدعوة والمبادى الدينية فى القرى والمدن و تخصيصهم بعض الايام فى الشهر والاسبوع للخروج فى الرحلات

الـدينية؛ و عـزز الاستـاذ جـلال بک مـا قـلتُ فذكر مشاهداته فی الهند و باكستان و ما اثـمـرت هـذه الـدعوة فی البلدين و وجدت فی الحاضرين رغبة فی اتباع هذه الخطبة فی هذه البلاد؛ و لعل اللّٰه يحدث بعد ذلک امرا. (مذكرات السائح)

حل لغات

الريف	-	(جمع ارياف، ريوف) سبزہ زار، کھانے پینے میں وسعت
الريف المصری	-	سبزہ زار مصر (مراد ہے: مصری دیہات)
مشاهدة	-	مشاہدہ
شعرت (ن)	-	میں نے محسوس کیا، میں نے سمجھا
نقطع (ف)	-	ہم کاٹتے ہیں یا کاٹیں گے
صلة	-	تعلق
المدنية	-	شہریت
الرفاه	-	خوشحالی
الترف	-	آسایش، خوشحالی
الفقر	-	غریبی
البؤس	-	بدحالی
الاهمال	-	نظرانداز کرنا
وُجود	-	پایا جانا
التفاوت	-	فرق

مسافة	-	مسافت، دوری
شعب	-	(جمع:شعوب)قوم
مدينة	-	شہر
حيٌّ	-	(جمع احياء)، محلّہ
يمهد (تفعيل)	-	ہموار کرتا ہے کرے گا
ثورات	-	(ثورة کی جمع)، انقلاب
شيوعيةٌ	-	کمیونزم
موجات	-	تحریک
جنيه	-	مصری سکہ
اَعلَنَ (افعال)	-	اس نے اعلان کیا
تكلمت بما حضرني (تفعل)	-	بروقت جو بات سمجھ میں آئی میں نے کہی
فسرت (تفعيل)	-	میں نے تفسیر بیان کی
لم انتهِ (انفعال)	-	میں نے ختم نہیں کیا
انهالَ (انفعال)	-	ٹوٹ پڑے
تدافعوا (تفاعل)	-	آپس میں ایک دوسرے کو دھکا دینے لگے
يصافح (مفاعلت)	-	وہ مصافحہ کرتا ہے یا کرے گا
خفت (س)	-	میں ڈر گیا
الزحام	-	بھیڑ
الاحتفاء	-	عزت واحترام کرنا
دعوت (ن)	-	میں نے دعا کی
أن يحقق (تفعيل)	-	وہ ثابت کردے، لاج رکھ لے

ظنهم	-	ان کا گمان
لا يخزيني (افعال)	-	مجھے ذلیل وخوار نہ کرے
نفوذ	-	نافذ کرنا
لا تربطني (ض)	-	مجھ سے نہیں جوڑتی ہے
يقابلون (مفاعلت)	-	وہ لوگ ملتے ہیں
طبع	-	فطرت
مواد خامة	-	خام مواد
توجيهًا صحيحًا	-	صحیح سمت، صحیح راہ
الشرق والغرب	-	مشرق ومغرب
جولات	-	اسفار
فقدنا (ض)	-	ہم نے کھو دیا
الثقة	-	بھروسہ، اعتماد
نستَهين (استفعال)	-	ہم اہانت کرتے ہیں
المواهب الفطرية	-	فطری صلاحیت
طرق الانتفاع	-	فائدہ اٹھانے کے راستے، طریق کار
الطبقة المثقفه والمرفهة	-	تعلیم یافتہ اور صاحب ثروت طبقہ
الرحلات الدينية	-	دعوتی سفر
اثمرت (افعال)	-	وہ ثمر آور ہوئی
يُحدث(افعال)	-	پیدا کرتا ہے یا کرے گا

﴿التمرين﴾

(۱) درج ذیل سوالوں کے جواب عربی میں لکھیے۔

۱ – ماذا شاهد المصنف فی الریف المصری؟

۲– الریف المصری صلة بالقاهرة؟

۳– ایّ شئ خطر عظیم علی الامة والبلاد؟

۴– ای شئ یفتح الطریق لثورات اقتصادیة؟

۵– الی من وصل المصنف؟

۶– کم جنیها انفق الحاج عطیة البهواشی علی قصره؟

۷– من اعلن عن خطبة المصنف؟

۸– ایة سورة فسرها المصنف خلال خطبته؟

۹– لماذا انهال الناس علی المصنف؟

۱۰– بأی شئ ایقن المصنف؟

۱۱– من فقد الثقة بنفسه و امته؟

۱۲– الی ای حزب دعوی هندی اشار المصنف؟

(۲) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیے۔

☆ سیاح نے مصر کی دیہاتی اور شہری زندگیوں میں کافی فرق دیکھا۔

☆ معیشت کے طبقات میں بڑے فرق کا وجود ایک بڑا خطرہ ہے۔

☆ یہ فرق معاشی انقلابات کی راہ ہموار کرتا ہے۔

☆ سیاح الحاج عطیہ بہواشی کے گھر پہنچے۔

☆ سیاح کے دوست سید علی محمود شریف نے لوگوں کو جمعہ کی نماز پڑھائی۔

☆ سیاح نے لوگوں کے سامنے تقریر کی اور سورۃ العصر کی تفسیر بیان کی۔

☆ مصنف کو دین کے اثر اور دلوں پر اس کے زور کا یقین ہوا۔

☆ اہل مصر مصنف سے اخلاص اور جذبہ کے ساتھ مل رہے تھے۔

☆ مصنف نے ان سے ہندوستان میں دینی دعوت کی تفصیل بیان کی۔

☆ استاذ جلال بک نے مصنف کے خیالات کی تائید کی۔

☆ اور انھوں نے ہندوستان اور پاکستان میں اپنے مشاہدات کا تذکرہ کیا۔

(۳) درج ذیل کلمات کی تشریح کرتے ہوئے انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔

☆ نشاهد ....

☆ تلاحظ ....

☆ ثورة ....

☆ انهال ....

☆ الاحتفاء. ....

☆ اخلاص ....

☆ الكرة الارضية ....

☆ المواهب ....

☆ فقدنا ....

☆ ارياف ....

(۴) سفرنامہ کی روشنی میں مصری دیہاتوں کے معاشرتی احوال کا خلاصہ لکھیے۔

(۵) سفرنامہ کی روشنی میں درج ذیل شخصیات پر روشنی ڈالیے۔

☆ الحاج عطیہ البہواشی

☆ سید علی محمود شریف

☆ استاذ جلال بک

قصّہ

قصہ گوئی کی روایت جس طرح عربی میں عہد قدیم سے موجود ہے اسی طرح قصہ نویسی کا رواج بھی عربی ادب کے دیگر نثری اصناف کی طرح ترقی پذیر رہا۔ شروع میں یہ روایت دوسری زبانوں کے قصے کہانیوں کو عربی میں منتقل کرنے سے قائم ہوئی جس کی عمدہ مثال کلیلہ و دمنہ اور الف لیلہ ہے، جو عربی ادب میں کلاسیکی اہمیت کے حامل ہیں۔ مقامات کو بھی قصہ کی ہی توسیعی شکل کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ دورِ جدید میں اس صنف نے کافی ترقی کی اور عصری تقاضوں اور عالمی ادبیات سے استفادہ کر کے قصہ نویسی علیحدہ صنف کی حیثیت سے عربی ادب میں مقبول ہوئی اور طویل اور مختصر قصوں کا ایک سلسلہ چل نکلا، جس سے عربی ادب مالا مال ہوگیا۔ موضوع کے اعتبار سے بھی اس میں تنوع رہا۔ تفریحی قصہ نگاروں کی جہاں ایک بڑی تعداد ہے، وہیں اخلاقی، معاشرتی، کردار ساز اور عبرت آموز قصے بھی لکھے گئے۔ کتاب میں شامل قصہ **الطالب الكهل** بیحد مفید اور سبق آموز ہے، جس میں یہ درس پوشیدہ ہے کہ محنت اور سچی لگن سے مشکل ہدف بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ سکاکی، جو پہلے نامور فنکار اور صنعت کار تھے لیکن جب علم حاصل کرنے کی ٹھان لی تو پختہ عمر ہوتے ہوئے بھی بغیر کسی عار کے تحصیل علم میں لگ گئے اور نتیجتاً علوم عربیہ کے اتنے بڑے عالم بن کر منظر عام پر آئے کہ آج مختلف موضوعات پر ان کی تصانیف بنیادی مآخذ کا درجہ رکھتی ہیں۔ حدیث، تفسیر، لسانیات اور دوسرے موضوعات پر سکاکی کی تصنیفات سے صرف نظر کر کے قلم اٹھانا ممکن نہیں۔ سکاکی کا پورا نام یوسف بن ابی بکر بن محمد بن علی السکاکی الخوارزمی ہے، جو خوارزم میں ۱۱۶۰ھ میں پیدا ہوئے اور وہیں ۱۲۲۶ھ میں وفات پائی۔ ان کی کتاب مفتاح العلوم بہت مشہور ہے۔

الطالب الكهل

كان السكاكی فی بداية امره حدادا. فصنع ذات يوم محبرة صغيرة من حديد و جعل لها قفلا عجيبا و اهداها الى ملک زمانه. فلما احضر بين يدی الملک، تعجب الملک من صنعته و لکن لم يرحّب به کثيرًا ولم يحتف به کما کان يتصور. واتفق فی هذا الوقت ان دخل رجل على الملک و کان السکاکی حاضرا. فقام الملک احتراماً لذلک الرجل و اجلسه فی محله فسأل عنه السکاکی فقيل انه من العلماء. ففکر السکاکی فی نفسه انه لو کان من هٰذه الطائفة لکان اقرب الى ما کان يطلبه من الفضل و الشرف و القبول. و خرج من ساعته لتحصيل العلوم و کان اذ ذٰک قد ذهب من عمره ثلاثون سنة.

و ذات يوم قال له المدرس: لعلک فی سن لا ينفعک فيه التعلم و ارى ان ذهنک لا يساعدک على اکتساب العلم. ثم اخذ يعلمه هذه المسألة "قال الشيخ جلد الکلب يطهر بالدباغة" و جعل يکررها عليه . فلما کان من الغد جاء السکاکی و طلب منه استاذه ان يعيدَ الدرس الذی قرأه بالامس فقال السکاکی: قال الکلب جلد الشيخ يطهر بالدباغة فضحک منه الحاضرون.

يئس السکاکی من نفسه و ضاق صدره فخرج الى البراری و الجبال فاتفق ان رأى

قـليلا من الماء يتقاطر من فوق جبل على صخرة صماء. و قد ظهر فيها ثقب من اثر ذلك التـقـاطـر فاعتبر بهذه و قال: ليس قلبى باقسى من هٰذه الصخرة ولا خاطرى باصلب منها حتـى لا يتـأثـر بـالدرس والتحصيل، و رجع ثانية الى المدرسة بعزمه الثاقب حتى فتح اللّٰه عليه ابواب العلوم و المعارف و حاز قصب السبق على جميع اهل زمانه.

(قصص الابرار للمطهری بحواله روضات الجنات)

حل لغات

بداية	-	آغاز
حداد	-	لوہار
صنع (ف)	-	اس نے بنایا
محبرة	-	دوات
قُفل	-	تالا
اهدى اهداء (افعال)	-	ہدیہ کرنا، دینا
صنعة	-	کاریگری
رحّب ترحيبا (تفعيل)	-	پذیرائی کرنا، خوش آمدید کہنا
احتفى احتفاء (افتعال)	-	توجہ دینا
اجلس اجلاسا (افعال)	-	بٹھانا
الطائفة	-	گروہ، طبقہ
اقرب	-	زیادہ قریب
القبول	-	مقبولیت

ساعد مساعدة	–	مدد کرنا، تعاون دینا
الاکتساب	–	حاصل کرنا، کمانا
الدباغة والدباغ	–	چمڑے کو پکانا
کرّر تکریرا (تفعیل)	–	بار بار کہنا، دوبارہ کہنا
أعاد إعادة (افعال)	–	دہرانا
یئس (س)	–	مایوس ہونا
ضاق صدره (ض)	–	دل چھوٹا ہونا، دل بوجھل ہونا
البراری (واحد: برّیّة)	–	جنگل، بیابان
اتفق ان رأی (افتعال)	–	اچانک دیکھا، دفعتہً نظر پڑی
تقاطر تقاطرا (تفاعل)	–	قطرہ قطرہ ٹپکنا
صخرة صماء	–	ٹھوس پتھر
ثقب	–	سوراخ
اعتبر اعتبارا (ب) (افتعال)	–	عبرت حاصل کرنا
اقسی من	–	زیادہ سخت
اصلب	–	زیادہ ٹھوس
العزم الثاقب	–	ٹھوس ارادہ، پختہ عزم
حاز قصب السبق (ن)	–	سبقت حاصل کرنا، فائق ہونا

﴿التمرین﴾

(۱) درج ذیل سوالوں کے جواب عربی میں لکھیے۔

۱ — من كان حدادا في بداية امره؟

۲ — اى شئ صنعه ذات يوم؟

۳ — الى من اهداه؟

۴ — لماذا لم يحتفِ به كما كان يتصور؟

۵ — من دخل على الملك حينما كان السكاكى عنده؟

۶ — لماذا قام الملكُ و اين اجلسه؟

۷ — ماذا تحدثت نفسه حينما رأى هٰذا الاجلال؟

۸ — اين ذهب من ساعته؟

۹ — ماذا قال المدرس له ذات يوم؟

۱۰ — لماذا ضحك الحاضرون منه؟

۱۱ — لماذا يئس السكاكى و ضاق صدره؟

۱۲ — اى شئ رأى في الجبال؟

۱۳ — وماذا عزم عليه؟

(۲) درج ذیل جملوں کی عربی بناؤ۔

☆ ایک دن سکاکی نے لوہے کی چھوٹی دوات بنائی۔

☆ اسے بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا۔

☆ بادشاہ نے اس کے تصور کے مطابق اس کی تعریف نہیں کی۔

☆ اسی اثنا میں ایک عالم بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

☆ بادشاہ ان کی تعظیم کے لیے کھڑا ہو گیا اور انھیں اپنی جگہ پر بٹھالیا۔

☆ سکا کی نے پوچھا، یہ کون ہیں؟

☆ انھوں نے جواب دیا، یہ ایک عالم ہیں۔

☆ سکا کی نے سوچا کہ اگر میں بھی عالم ہوتا تو اسی طرح میری بھی عزت ہوتی۔

☆ وہ اسی وقت حصول علم کے لیے نکل پڑے۔

☆ ایک دن استاد نے ان سے کہا، شاید تیرے لیے علم حاصل کرنا آسان نہ ہو۔

☆ سکا کی کو مایوسی ہوئی اور وہ پہاڑوں کی طرف نکل پڑے۔

☆ انھوں نے دیکھا کہ ایک پتھر پر قطرہ قطرہ پانی ٹپکنے سے سوراخ ہو گیا ہے۔

☆ یہ دیکھ کر سکا کی نے عزم کیا کہ وہ ضرور علم حاصل کریں گے۔

☆ چنانچہ علوم و معارف میں انھیں شہرت دوام حاصل ہو گئی۔

(۳) درج ذیل الفاظ سے فعل ماضی منفی اور فعل مضارع منفی کی گردان لکھیے۔

☆ يَطْهُرُ ....

☆ يتقاطر ....

☆ حاز ....

☆ يُرحِّبُ ....

☆ رأى ....

(۴) اس واقعہ سے جو درس ملتا ہے، اسے اپنی زبان میں لکھیے۔

(۵) پانی کے قطروں سے پتھر میں سوراخ ہونے سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ ایک صفحہ میں لکھیے۔